5۔ اکبری کی حماقتیں ـــ مولوی نذیر احمد

مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ نمبر 37 : ○ **پھوہڑ:** بے سلیقہ ○ **کٹنی:** ٹھگ عورت ○ **وارد تھی:** آئی ہوئی تھی ○ **غل:** شور، چرچا ○ **بی بی:** بیوی ○ **اجنبی:** ناواقف ○ **گھل مل جانا:** بے تکلف ہو جانا ○ **حجن:** وہ عورت جس نے حج کیا ہو ○ **تبرکات:** برکت والی اشیا ○ **صدہا:** سیکڑوں ○ **خاک شفا:** شفا دینے والی مٹی ○ **زمزمیاں:** آبِ زم زم رکھنے کے برتن ○ **کوہ طور:** وہ پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ سے شرف ہمکلامی ملا تھا ○ **عقیق البحر:** سرخ رنگ کا پتھر جو سمندر سے نکلتا ہے ○ **پنج سورہ:** قرآن پاک کی پانچ سورتوں کا مجموعہ ○ **نادِعلی:** حضرت علیؓ سے منسوب ایک دُعا ○ **زیارت کرنا:** دیکھنا ○ **زلفن:** اکبری کی نوکرانی ○ **خاطرداری:** آؤ بھگت، احترام ○ **تاڑلیا:** اندازہ کرلیا، بھانپ لیا

صفحہ نمبر 38 : ○ **ڈھب پر چڑھ جانا:** فریب کھانا ○ **فیروزہ:** نیلے اور سبز رنگ کا قیمتی پتھر ○ **التفات:** توجہ ○ **ریجھ جانا:** فریفتہ ہو جانا ○ **کمال شوق سے:** بہت دلچسپی کے ساتھ ○ **برس روز نہیں ہوا:** ایک برس نہیں گزرا ○ **اُمیدوار:** اُمید رکھنے والا ○ **بالفعل:** سردست، موجودہ حالت میں ○ **حال جزو وکل:** تمام حال، تفصیلی حالات ○ **بھید:** راز ○ **ایک پہر کامل:** پورا پہر، تین گھنٹے ○ **موم گروں کا چھتا:** ایک محلے کا نام ○ **آگرہ:** ہندوستان کا شہر ○ **ازار بند:** کمر بند، ناڑا۔

صفحہ نمبر 39 : ○ **بکاؤ ہے:** قابل فروخت ہے، بیچنے کے لیے ہے ○ **اسباب:** سامان، ○ **لوٹ ہوگئی:** ریجھ گئی، بے قرار ہوگئی ○ **گڑگڑا کر کہا:** منت کرتے ہوئے کہا ○ **شبہ:** شک ○ **کلاوہ:** کچا سوت، کچا دھاگا ○ **گنڈا:** دھاگا جس پر منتر پڑھ کر گرہ دیتے جاتے ہیں ○ **لونڈی:** کنیز ○ **بھوپال:** ہندوستان کی ایک ریاست ○ **پالکی:** ایک سواری جسے کہار اُٹھا کر چلتے ہیں ○ **نالکی:** کھلی پالکی ○ **رنجیدہ:** غمگین ○ **مطلق التفات نہ تھا:** بالکل توجہ نہ تھی ○ **چندے آفتاب چندے ماہتاب:** حسن و جمال میں سورج اور چاند کے برابر ہونا

صفحہ نمبر 40 : ○ **ناچیز:** عاجز ○ **اعتقاد:** یقین، عقیدہ ○ **کوس:** فاصلہ ناپنے کا پیمانہ، تین کلومیٹر سے کچھ زیادہ ○ **کامل:** ماہر، یہاں مرشد کامل مراد ہے ○ **وارد ہے:** آیا ہوا ہے ○ **پیادہ پا:** پیدل ○ **بشارت:** خوشخبری ○ **پان سو:** پانچ سو ○ **مسکین:** غریب ○ **سرخ رو:** کامیاب ○ **ناخدا:** ملاح ○ **کوہ حبشہ:** حبشہ کا پہاڑ ○ **ارشاد کریں:** حکم دیں، فرمائیں ○ **جہاز کو لنگر کریں:** جہاز کو ٹھہرا دیں ○ **ہو کا مقام:** مکمل خاموشی ○ **آدم زاد:** آدم کی اولاد ○ **تن تنہا:** بالکل اکیلا

صفحہ نمبر 41 : ○ **خطا:** غلطی، قصور ○ **اُوپر تلے:** یکے بعد دیگرے، ایک کے بعد ایک، مسلسل ○ **دیس:** وطن ○ **چاروناچار:** نا چاہتے ہوئے بھی ○ **اللہ رکھے:** اللہ سلامت رکھے ○ **حکایت دلچسپ:** دلچسپ کہانی

○ معتقد: عقیدت مند، یقین رکھنے والا ○ بے کہے: کہے بغیر ○ آنکو: قیمت کا اندازہ لگاؤ ○ کلابتو: سونے یا چاندی کے تاروں کی ڈور ○ لچھے دار ہڑ: ایک قسم کی لمبی گھنڈی جو ہڑ سے مشابہ ہوتی ہے اور گوٹے کے پاروں اور ازار بند میں لگائی جاتی ہے۔

صفحہ نمبر 42: ○ نیک بخت: اچھے نصیب والی ○ سیانا: عقلمند ○ لال: ایک چھوٹا سا خوش آواز پرندہ ○ طمع: لالچ ○ پیچھے خرابی پڑے: بعد میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑے ○ ٹھگنی: ٹھگ عورت، ○ خدا خدا کرو: خدا کا نام لو، توبہ کرو ○ اعتقاد جم گیا: یقین پختہ ہو گیا ○ بے وجہ: وجہ کے بغیر ○ ممانعت کرنا: روک دینا، منع کر دینا ○ پھروا دینا: واپس کروا دینا ○ تہ: پوشیدہ بات

صفحہ نمبر 43: ○ چاٹ لگنا: عادت پڑ جانا، چسکا لگ جانا ○ تمہارے ڈھب کی: تمہارے مطلب کی ○ لٹو ہو گیا: عاشق ہو گیا ○ پلے باندھنا: کوئی چیز زبردستی تھما دینا ○ صندوقچہ: چھوٹا صندوق ○ پہنچی: ایک زیور کا نام جو کلائی میں پہنا جاتا ہے ○ دھگدگی: گلے میں پہننے والا ایک زیور ○ بالی پتے: پتوں کی شکل کے جڑاؤ آویزے جو بالیوں میں لٹکاتے ہیں ○ گلوبند: گلے میں پہننے کا زیور ○ میلے چیکٹ: بہت میلے ○ اجلوانا: جلا دینا، چمکانا، صفائی کروانا ○ پٹوا: زری باف، مالا، تسبیح یا زیور میں ڈوری ڈالنے والا شخص

صفحہ نمبر 44: ○ کیل کیا ہوئی: کیل کہاں گئی ○ پاندان: وہ برتن جس میں پان اور اس کے لوازمات، چونا، کتھا، چھالیا اور تمباکو وغیرہ رکھے جاتے ہیں ○ بنیا: ہندو دُکان دار ○ ماتھا ٹھنکا: شک ہوا ○ باؤلی: پاگل ○ اُلٹے پاؤں دوڑنا: بہت تیز دوڑنا ○ سر پیٹنے لگی: شدتِ غم سے سر پر ہاتھ مارنے لگی ○ گھر کو خاک سیاہ کرنا: گھر کو برباد کرنا۔

صفحہ نمبر 45: ○ خوب مزے کی لڑائی ہوئی: بہت لڑائی ہوئی، زبردست تکرار ہوئی ○ حیلہ: بہانہ، ترکیب، ربہ ○ دونا: دوگنا ○ کٹڑا: محلہ ○ غارت ہوا: برباد ہوا ○ اطلاع: خبر ○ سراغ: پتا، نشان ○ دھوپ دینا: دھوپ لگانا ○ دولائی: ہلکی رضائی ○ بغارے: بڑے بڑے چھید، سوراخ ○ مزاج: طبیعت ○ اصلاح: درستی ○ ہاتھ کان سے ننگی رہ گئی: ہاتھوں اور کانوں کے زیورات سے محروم ہو گئی ○ احمق: بے وقوف، ○ قطع تعلق کرنا: تعلق توڑ لینا ○ طبیعت کڑھتی ہے: شدید رنج ہوتا ہے

سبق کا خلاصہ

اکبری ایک بے وقوف لڑکی تھی۔ محمد عاقل سے شادی کے بعد وہ ساس سسر سے جھگڑ کر الگ گھر میں رہنے لگی۔ شہر میں کٹنی کے آنے کا چرچا ہوا تو عاقل نے اکبری سے کہا کہ کسی اجنبی عورت کو گھر میں مت آنے دینا۔ ایک دن کٹنی حجن کے رُوپ میں اکبری کے محلے میں آئی اور دُکان سجالی۔ اکبری نے اپنی ملازمہ زلفن کو بھیج کر حجن کو گھر بلوایا اور تسبیح، خاکِ شفا، زمزمیاں، مدینے کی کھجوروں، کوہِ طور کا سرمہ، خانہ کعبہ کے غلاف کے ٹکڑے، عقیق البحر، مونگے کے دانے، نادعلی اور پنجسورہ میں سے دو چیزیں سرمہ اور نادعلی پسند کیں۔ حجن نے فیروزے کی انگوٹھی

مفت دیدی۔ اکبری جمن کی چرب زبانی سے بہت متاثر ہوئی۔ اکبری نے بے اولادی پر اظہارِ افسوس کے بعد جب یہ بتایا کہ شادی کو ایک برس بھی نہیں ہوا تو جمن کو یقین ہو گیا کہ لڑکی بے وقوف ہے۔ اگلے روز جمن پھر آ موجود ہوئی اور ریشمی ازار بند صرف چار آنے میں اکبری کو بیچا۔ یہ بھی بتایا کہ ایک بیگم صاحبہ غریب ہو گئی ہیں اور اسباب بیچ کر گزارا کرتی ہیں۔ اکبری نے وعدہ لیا کہ جمن بکاؤ مال پہلے اسے دکھایا کرے گی جمن نے دو لونگیں دے کر اکبری سے کہا کہ ایک اپنی چوٹی میں رکھو دوسری میاں کے تکیے میں دو۔ گنڈا بنوانے کے لیے اپنے قد کے برابر کلاوہ مجھے ناپ دو جمن نے بھوپال کی بیگم صاحبہ کی خود ساختہ حکایت بھی سنائی کہ وہ بے اولاد تھیں ایک فقیر کے حکم سے حج پر گئیں اور اپنے ساتھ پانچ سو مساکین کو بھی لے کر گئیں۔ ان میں سے ایک جمن بھی تھی۔ سمندر کے سفر کے دوران میں گیارہویں روز ''کوہ حبشہ'' نامی پہاڑ آیا۔ بیگم بھوپال جمن سمیت پانچ عورتوں کو ساتھ لے کر کوہ حبشہ کے مرد کامل شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ شاہ صاحب نے دم کیا اور بارہ لونگیں دیں جمن کو آگرہ اور دلی میں لوگوں کی خدمت کا حکم دیا۔ بیگم حج سے واپس آئیں تو نواب صاحب ایک ماہ سے منتظر تھے اپنے سابقہ رویے کی معافی مانگی۔ فقیر کی دعا سے اب بیگم کے چار بیٹے ہیں یہ کہانی سن کر اکبری دل و جان سے جمن کی معتقد ہو گئی۔ چوٹی میں لونگ رکھنے کے لیے نہا دھو کر کپڑے بدلے اور خوشبو لگائی جس پر شوہر متوجہ ہوا تو اکبری نے اسے جمن کی کرامت سمجھا۔ اکبری نے چار آنے کا ازار بند، سرمہ نادعلی اور فیروزے کی انگوٹھی میاں کو دکھائی عاقل بولا مال ضرور دیکھو مگر چوری کا مال نہ ہو۔ اکبری کہنے لگی جمن ایسی نہیں چند روز کے بعد جمن جھوٹے موتیوں کی ایک جوڑی لائی اور بتایا کہ بیگم کی نتھ کے موتی ہیں۔ ہزار پانچ سو کا مال ہے پنا مل جوہری نے دو سو روپے لگائے ہیں۔ میں بیگم سے پچاس میں لائی ہوں تم لے لو، اکبری نے کہا میرے پاس پچاس روپے نہیں جمن بولی پہنچیاں بیچ کر لے لو۔ اکبری زیور کا ڈبہ لائی تو جمن زیور دیکھ کر کہنے لگی میل سونے کو کھا جاتا ہے۔ دھگدگی میں ڈورا ڈلواؤ اور زیور اجلواؤ۔ اکبری بولی کون اجلوائے تو جمن نے جواب دیا یہ کام میں کر دیتی ہوں اور زیورات اور زلفن کو ساتھ لے کر گھر سے نکل گئی۔ گلی سے باہر جا کر جمن نے اجلوانے اور ڈورے ڈالونے کا زیور الگ کرنے کے بہانے رومال کھولا اور زلفن سے کہنے لگی کہ ناک کی کیل پاندان کے ڈھکنے پر رکھی رہ گئی ہے، تو جلدی سے لے آ۔

زلفن نے آ کر ناک کی کیل مانگی تو اکبری کا ماتھا ٹھنکا اور اس نے زلفن کو فوراً واپس بھیجا لیکن اتنی دیر میں جمن غائب ہو چکی تھی۔ اکبری کے شور مچانے پر لوگ موم گروں کے چھتے گئے وہاں سے معلوم ہوا کہ کٹنی کرایہ دار تھی۔ مکان چھوڑ چکی ہے۔ عاقل نے بیوی کو سخت سست کہا تو اکبری نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا اور میاں بیوی میں خوب لڑائی ہوئی بعد میں پتا چلا کہ جمن نے احمد بخش خان کی بی بی کا زیور فقیر سے دوگنا کرانے کے بہانے ٹھگ لیا تھا اور میاں مسیتا کی بیٹی کا زیور بھی اڑا لے گئی تھی۔ تھانے میں اطلاع کی گئی مگر جمن کا سراغ نہ ملا اکبری ساس کے ساتھ رہتی تھی تو ساس اس کے جہیز کے کپڑوں کو دھوپ دیا کرتی تھیں الگ گھر میں آنے کے بعد اکبری کی غفلت کے باعث قیمتی کپڑوں کو دیمک چاٹ گئی اور چوہوں نے کاٹ کر سوراخ بنا دیے۔ اس طرح اپنی حماقتوں

اور پھوہڑ پن کے باعث اکبری نے اپنی اور میاں کی زندگی میں آسانیوں کے بجائے مشکلات پیدا کیں۔

مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیجیے:

الف: کٹنی نے اکبری کو پھانسنے کیلئے اسے کن کن تبرکات کی زیارت کرائی اور اکبری نے کن دو چیزوں کو پسند کیا؟

جواب: کٹنی نے اکبری کو تسبیح، خاکِ شفا، زمزمیاں، مدینہ منورہ کی کھجوریں، کوہِ طور کا سرمہ، خانہ کعبہ کے غلاف کا ٹکڑا، عقیق البحر، مونگے کے دانے؛ نادِ علی، پنج سورہ اور بہت سی دُعائیں دِکھائیں۔ اکبری نے دو چیزیں سرمہ اور نادِ علی پسند کیں۔

ب: اکبری نے دو روپے والا ازار بند چار آنے میں خریدا تو محمد عاقل نے اس کی حوصلہ افزائی کیوں کی؟

جواب: محمد عاقل اپنا فائدہ دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ وہ عقل مند آدمی تھا لیکن لالچ اور طمع نے اس کی عقل پر پردہ ڈال دیا تھا۔ اس نے بیوی کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ سستی اشیا مل رہی ہیں تو ضرور دیکھنی چاہئیں۔

ج: کٹنی نے اکبری سے اس کا سارا زیور کس بہانے سے ہتھیالیا؟

جواب: کٹنی نے اکبری سے کہا کہ میل سونے کو کھا جاتا ہے۔ تم زیور کو اجلواؤ اور دھگدگی میں ڈورا ڈلواؤ۔ اکبری نے اپنے میاں کی مصروفیات کی مجبوری ظاہر کی تو کٹنی نے زیور اجلوانے کے لیے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ اکبری نے بھی زیور اس کے حوالے کر دیا۔

د: کٹنی نے زلفن کو کیا کہہ کر واپس گھر بھیج دیا؟

جواب: کٹنی نے اکبری کی نوکرانی زلفن سے کہا کہ ناک کی کیل تو میں پان دان کے ڈبے کے اُوپر رکھ کر بھول آئی ہوں۔ تم دوڑ کر جاؤ اور لے آؤ۔

ہ: کٹنی نے اکبری کے علاوہ اور کس کس کو اپنے جال میں پھنسایا؟

جواب: کٹنی نے کنجی کی گلی میں احمد بخش خاں کی بی بی کا سارا زیور اس بہانے سے ٹھگ لیا کہ فقیر سے دوگنا کرا دوں گی۔ روئی کے کٹڑے میں میاں مسیتا کی بیٹی سے محبت بڑھا کر اس کا زیور بھی لے اُڑی۔

و: اکبری نے اپنے جہیز کے کپڑوں کا ستیاناس کیسے کیا؟

جواب: اکبری کی ساس دسویں دِن اس کے کپڑوں کو دُھوپ دے دیا کرتی تھیں۔ شروع برسات میں اکبری نے ساس سے الگ گھر لیا۔ برسات گزر گئی۔ اکبری نے کپڑوں کے صندوق کو ہاتھ نہ لگایا۔ سردی آئی تو دلائی نکالنے کے لیے صندوق کھولا۔ اس وقت تک کچھ کپڑوں کو دیمک چاٹ چکی تھی اور کچھ میں چوہوں نے کاٹ کر سوراخ بنا دیئے تھے۔

2: کٹنی نے اکبری (مزاج دار بہو) کو بھوپال کی بیگم کا جو خود ساختہ واقعہ سُنایا' اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: کٹنی نے بتایا کہ بھوپال کی ایک بیگم مجھے اپنے ساتھ حج پر لے گئی تھیں۔ بلقیس جہانی بیگم بہت مالدار تھیں

لیکن اولاد نہیں تھی۔ ان کے میاں نواب صاحب اسی وجہ سے اُن کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ اگرچہ بڑی خوبصورت مگر بڑی سادہ مزاج اور فقیروں کی بڑی معتقد۔ گھر سے تین میل کے فاصلے پر کسی فقیر کے بارے میں سنا تو ایک اندھیری رات میں پیدل چل کر اُس فقیر کے پاس گئیں اور پہر تک ہاتھ باندھے کھڑی رہیں۔ بیگم کو خواب میں حج پر جانے کی بشارت ہوئی۔ پانچ سو مسکینوں کو بھی اپنی گرہ سے کرایہ ادا کر کے جہاز پر سوار کروایا' جن میں ایک میں بھی تھی۔ گیارہویں دن سمندر کے بیچ ایک پہاڑ دکھائی دیا۔ کوہ حبشہ۔ ناخدا نے اس کے غار میں موجود ایک کامل فقیر کے بارے میں بھی بتایا۔ بیگم صاحبہ پانچ عورتوں کے ہمراہ غار تک پہنچیں۔ نورانی اور فرشتہ صورت شاہ صاحب نے دُعا دی اور بیگم صاحبہ کو بارہ لونگیں دیں، اور کچھ پڑھ کر دم کیا۔ اُن کی قسمت سنور گئی۔ شوہر پیار کرنے لگا۔ اُوپر تلے چار بیٹے ہوئے۔ شاہ صاحب نے مجھے دِلّی آ کر ے کے ضرورت مندوں کی خدمت سپرد کی تھی اس طرح میں بیگم صاحبہ سے اجازت لے کر آپ لوگوں کے پاس آ گئی ہوں۔

3: آپ کے خیال میں اکبری (مزاج دار بہو) سے کون کونسی حماقت سرزد ہوئی؟

جواب: ناسمجھی کی بدولت ساس سے لڑ جھگڑ کر الگ گھر میں رہنا، ہر کسی کے ساتھ بہت جلد دوستی کر لینا۔ جاہل ہونے کی وجہ سے ضعیف الاعتقاد ہونا۔ معمولی چیزوں کو کٹنی کے کہنے پر بہت متبرک خیال کرنا۔ خود ساختہ قصے کو حقیقی سمجھ کر یقین کر لینا۔ چوری کی چیزوں کو غریب ہو جانے والی ضرورت مند خاتون کی چیزیں سمجھ کر خرید لینا۔ شوہر کا التفات دیکھ کر لونگوں پر اعتقاد بڑھ جانا اور دھگدگی میں ڈورا ڈلوانے، میلے زیور کو اُجلوانے کے لیے زیور کٹنی کے حوالے کر دینا۔

4: بعض لوگوں کو اعتراض ہے کہ مولوی نذیر احمد اپنے ناپسندیدہ کرداروں کے عیب بیان کرتے ہوئے مبالغے سے کام لیتے ہیں۔ آپ کے خیال میں اکبری (مزاج دار بہو) کی حماقتیں معاشرتی نوعیت کی ہیں یا انہیں بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہے؟

جواب: پڑھے لکھے لوگوں کو اکبری (مزاج دار بہو) کے عیب غیر فطری لگیں گے لیکن آج بھی ہمارے ہاں اَن پڑھ طبقے میں اور ضعیف الاعتقاد لوگوں میں یہ سارے عیب موجود ہیں اور یہ سارے عیب معاشرتی نوعیت ہی کے ہیں۔

5: اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: دیکھیے سبق کا خلاصہ۔

6: جاہل اور کمزور ایمان کے لوگ عموماً توہم پرست ہوتے ہیں۔ سبق میں توہم پرستی کی چند مثالیں موجود ہیں۔ ان میں سے دو کی نشاندہی کیجیے اور انہیں اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: i۔ اپنے شوہر کے التفات کو اکبری لونگوں کا کرشمہ سمجھ لیتی ہے۔ اُسے یہ خیال نہیں آتا کہ اُس نے اپنے بدن اور لباس کا میل کچیل دُور کیا۔ کمرے اور بستر صاف کیے تو شوہر ملتفت ہوا ہے۔ اسی طرح وہ کوہِ حبشہ

کے غار والے شاہ صاحب کا وجود نہ صرف درست سمجھ لیتی ہے بلکہ اُس کے دم کرنے اور لونگیں دینے سے بھوپال کی بیگم بلقیس جہانی کے ہاں اُوپر تلے چار بیٹوں کی پیدائش کو کرامت سمجھتی ہے۔

ii۔ اکبری 'گنڈوں' پر اعتقاد رکھتی ہے۔ کٹنی جب یہ کہتی ہے کہ اپنے قد کے برابر ایک کلاوہ (کچا سُوت) مجھ کو ناپ دو تو وہ اس پر بغیر سوچے سمجھے فوراً عمل کرتی ہے۔

7: درج ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں اِس طرح استعمال کیجیے کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

- **ڈھب پر چڑھنا:** کٹنی نے اکبری کی ضعیف الاعتقادی اور جہالت کو دیکھ کر اُسے ڈھب پر چڑھا لیا اور اس کا زیور لے اُڑی۔
- **رِیجھ جانا:** طوطے کو باتیں کرتے سن کر تنویر طوطے پر ریجھ گیا اور ضد کر کے والد کو مجبور کر دیا کہ وہ اسے گھر لے آئیں۔
- **آہ کھینچنا:** مقدس' خاموشی سے ظلم سہتا رہا، آہ تک نہ کھینچی۔
- **لوٹ ہو جانا:** قیمتی چیز کو سستے داموں بکتے دیکھ کر اکثر لوگ لوٹ ہو جاتے ہیں۔
- **چاٹ لگنا:** اسلم کو جوا کھیلنے کی ایسی چاٹ لگی کہ گھر کے برتن تک بیچ کر ہار گیا۔
- **لٹو ہو جانا:** لڑکی کا شائستہ انداز دیکھ کر لڑکے کی ماں اس پر لٹو ہو گئی اور فوراً رشتے کے لیے ہاں کر دی۔
- **ماتھا ٹھنکنا:** محلے کے آوارہ لڑکوں کے ساتھ ناصر کی دوستی دیکھ کر میرا ماتھا ٹھنکا تھا کہ اب ناصر تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ نہ دے سکے گا۔
- **سر پیٹ لینا:** شوہر نے جب گھر آ کر سُنا کہ بیوی نے زیور دگنا کروانے کے لالچ میں نوسر باز کے حوالے کر دیا ہے تو غصے میں اس نے اپنا سر پیٹ لیا۔
- **گھر کو خاک سیاہ کر کے چھوڑنا:** جاہل اور ضعیف الاعتقاد عورتیں کٹنیوں کے ڈھب پر چڑھ کر بہت جلد گھر کو خاک سیاہ کر کے چھوڑتی ہیں۔
- **اُڑا لینا:** دیکھتے ہی دیکھتے نوسر باز نے بزرگ خاتون کی رقم اُڑا لی، پتا بھی نہ چلنے دیا۔

8۔ درج ذیل جملوں کی وضاحت کیجیے:

الف: "جمن نے مزاج دار کو باتوں ہی باتوں میں تاڑ لیا کہ یہ عورت جلد ڈھب پر چڑھ جائے گی۔"

وضاحت: جمن کے رُوپ میں کٹنی نے پہلی ملاقات کے دوران میں ہی بھانپ لیا تھا کہ اکبری بے وقوف عورت ہے۔ کٹنیوں کا دھندا ایسی ہی کم عقل عورتوں کے دم سے چلتا ہے۔ اکبری سے ملاقات ہوئی تو کٹنی یہ سوچ کر خوش ہوگئی کہ یہ عورت جلد قابو میں آ جائے گی۔

ب: "اپنے قد کے برابر ایک کلاوہ مجھ کو ناپ دو۔ میں تم کو ایک گنڈا بنوا لا دوں گی۔"

وضاحت: اکبری نے بتایا کہ اس کے ہاں اولاد نہیں اور میاں کا رویہ بھی کچھ اچھا نہیں۔ جمن باتوں ہی باتوں میں اکبری کی بے وقوفی اور ضعیف الاعتقادی کا اندازہ لگا چکی تھی۔ اکبری کو رام کرنے کے لیے بولی کہ تم اپنے قد کے برابر کچا دھاگا مجھے لا کر دو تا کہ میں تمہیں گنڈا بنوا کر لا دوں جس کی برکت سے تمہارے ہاں بہت اولاد ہوگی۔

ج: ''مزاج دار بیٹی بنیں اور جمن کو ماں بنایا''

وضاحت: جمن نے اکبری کو ازار بند سستے داموں بیچا۔ بیگم بھوپال کی حکایت سنائی اور متبرک لونگیں دیں تو اکبری کو اس سے بہت عقیدت ہوگئی اور اسے اپنی منہ بولی ماں بنالیا۔

د: ''کہیں کی بہتی بہاتی مہینے بھر سے کرائے پر آ کر رہی تھی۔''

وضاحت: جمن اکبری کا زیور لے کر رفو چکر ہوگئی۔ لوگ اس کے پتے پر پہنچے تو انکشاف ہوا کہ وہ مکان کی مالک نہیں بلکہ کرایہ دار تھی۔ اس کی مستقل رہائش گاہ کے متعلق کوئی کچھ نہیں جانتا تھا۔ پتا نہیں کہاں سے پھرتی پھراتی آئی تھی اور اب کہیں اور جا چکی تھی۔

ہ: ''جمن کا سراغ نہ ملا پر نہ ملا''

وضاحت: لوگوں نے جمن کو بہت تلاش کیا۔ تھانے میں بھی اطلاع دی گئی لیکن سب کوششیں ناکام ثابت ہوئیں اور جمن کا سراغ نہ ملا۔

و: ''ایک ہی برس میں ہاتھ کان سے ننگی رہ گئی۔''

وضاحت: اپنی حماقتوں کے باعث اکبری اپنا سارا زیور گنوا بیٹھی۔ اس کی شادی کو ایک برس گزرا تھا اور وہ ہاتھوں اور کانوں کے زیورات سے محروم ہو چکی تھی۔

9۔ درج ذیل اقتباسات کی سیاق و سباق کے حوالے سے تشریح کیجیے۔

الف: ''طمع ایسی چیز ہے کہ بڑا سیانا آدمی بھی دھوکا کھا جاتا ہے۔ جنگلی جانور مینا، طوطا، لال، بلبل آدمی کی شکل سے بھاگتے ہیں، لیکن دانے کی طمع سے جال میں پھنس جاتے ہیں اور زندگی بھر قفس میں قید رہتے ہیں۔ اسی طرح محمد عاقل اپنا فائدہ دیکھ کر خوش ہوا اور جب مزاج دار نے کہا کہ وہ جمن بیگم کا تمام اسباب جو بکنے کو نکلے گا، میرے پاس لانے کا وعدہ کر گئی ہے تو محمد عاقل نے کہا: ''ضرور دیکھنا چاہیے لیکن ایسا نہ ہو چوری کا مال ہو۔ پیچھے خرابی پڑے اور ہاں جمن کوئی ٹھگنی نہ ہو۔'' (سرمایۂ اُردو 12، صفحہ 42)

حوالہ متن: **سبق کا عنوان** : اکبری کی حماقتیں

مصنف کا نام : مولوی نذیر احمد

سیاق و سباق: اکبری ایک بے وقوف اور بدسلیقہ لڑکی تھی۔ محمد عاقل سے شادی کے بعد وہ سسرال والوں سے لڑ جھگڑ کر الگ ہوگئی۔ جمن کے روپ میں کٹنی محلے میں آئی تو اسے گھر میں بلا لیا۔ جمن نے نمائشی تبرکات کی وہ تعریفیں کیں اور بیگم بھوپال کے سفر حج کا قصہ اس چرب زبانی کے ساتھ سنایا کہ اکبری گرویدہ ہوگئی۔ کٹنی نے سستا سامان

بیچ کر اور شوہر کو مائل کرنے کے تعویذ گنڈے بتا کر اکبری کو بیٹی بنالیا۔ ایک روز کٹنی موتیوں کی مالا لائی۔ ہزار، پانچ سو قیمت بتا کر اکبری کو صرف پچاس روپے میں دینے کی پیشکش کی اور کہا کہ اپنی پہنچیاں بیچ کر خرید لو۔ اکبری نے زیور کھولا تو اسے اجلوانے کا مشورہ دیتے ہوئے اپنی خدمات پیش کر دیں اور اس طرح زیور لے کر رفو چکر ہوگئی۔

تشریح: اکبری نے کٹنی سے خریدا ہوا ازار بند محمد عاقل کو دکھایا تو شوہر نے اس کی قیمت دو روپے بتائی۔ اکبری نے کہا کہ میں نے چار آنے میں لیا ہے اور ساتھ ہی جمن کا تعارف بیان کیا اور سرمہ، نادِعلی اور فیروزے کی انگوٹھی بھی دِکھائی۔ سچ ہے کہ لالچ بُری بلا ہے اور بڑے سے بڑا عقلمند آدمی بھی طمع میں مبتلا ہو کر دھوکا کھا جاتا ہے۔ لالچ صرف انسان ہی کو نہیں دیگر جانداروں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ طوطا، مینا، لال اور بلبل آدمی کی شکل دیکھتے ہی اُڑ جاتے ہیں لیکن زمین پر بکھرے دانے کا لالچ انھیں زمین پر اُتارتا اور جال میں پھنسا لیتا ہے اور پھر ان کی زندگی پنجرے میں قید گزرتی ہے۔ محمد عاقل نام ہی کا عاقل نہ تھا بلکہ واقعی ذی شعور انسان تھا لیکن بیوی کی اس خریداری میں اپنا فائدہ دیکھ کر وہ بھی بہت خوش ہوا۔ اکبری نے اسے مزید بتایا کہ جمن کے پاس جو بھی سامان بکنے کے لیے آئے گا وہ میرے پاس ضرور لایا کرے گی کیونکہ اس نے مجھ سے وعدہ کر لیا ہے۔ محمد عاقل کی چھٹی حس نے اسے خبردار کیا کہ دال میں کالا ہے لیکن کسی ثبوت کے بغیر اس نے جمن کو کٹنی قرار دے کر بیوی سے جھگڑا مول لینا مناسب نہ سمجھا اور محتاط لہجے میں صرف اتنا کہنے پر اکتفا کیا کہ ضرور دیکھنا چاہیے لیکن چوری کا مال نہ ہو اور جمن کوئی ٹھگنی نہ ہو۔ اکبری نے اس وقت تو شوہر کے خدشے کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا تھا لیکن بعد کے واقعات نے ثابت کیا کہ عاقل نے درست کہا تھا اور اکبری اسی جمن یعنی کٹنی کے ہاتھوں اپنے زیورات سے محروم ہوگئی۔

ب: ''اکبری کو نانی کے لاڈ پیار نے زندگی بھر کیسی مصیبت میں رکھا۔ لڑکپن میں اکبری نے نہ کوئی ہنر سیکھا نہ کچھ اس کے مزاج کی اصلاح ہوئی' جب اکبری نے ساس سے جدا ہو کر الگ گھر کیا' برتن بھانڈا' کپڑا زیور سب کچھ اس کے پاس موجود تھا۔ چونکہ خانہ داری کا سلیقہ نہیں رکھتی تھی چند روز میں تمام مال و اسباب خاک میں ملا دیا اور ایک ہی برس میں ہاتھ کان سے ننگی رہ گئی۔'' (سرمایۂ اُردو 12، صفحہ 45)

حوالہ متن: سبق کا عنوان : اکبری کی حماقتیں

مصنف کا نام : مولوی نذیر احمد

سیاق و سباق: اکبری ایک بے وقوف لڑکی تھی۔ محمد عاقل سے شادی کے بعد اس نے سسرال والوں سے لڑ جھگڑ کر الگ گھر میں رہنا شروع کیا۔ اپنی جہالت اور ضعیف الاعتقادی کے باعث وہ ایک کٹنی کی معتقد ہوگئی، جس نے جمن کا رُوپ دھار رکھا تھا۔ کٹنی نے اسے جھوٹے سچے تبرکات دِکھائے۔ سستے داموں سامان بیچ کر اعتبار قائم کیا اور بیگم بھوپال کے سفر حج کی فرضی داستان سنا کر یقین دلایا کہ اس کے تعویذ گنڈے سے عاقل اکبری سے محبت کرنے لگے گا۔ ایک روز کٹنی جھوٹے موتیوں کی جوڑی لائی۔ ہزار، پانچ سو قیمت بتا کر اکبری سے صرف پچاس روپے طلب کیے اور بولی رقم موجود نہیں تو پہنچیاں بیچ دو۔ اکبری نے زیور نکالا تو کٹنی نے اسے اجلوانے کا مشورہ دیا اور اس

بہانے زیور لے کر رفو چکر ہو گئی۔

تشریح: اُردو کے پہلے ناول نگار مولوی نذیر احمد کی تحریری کاوشوں کا مقصد مسلمانوں کی سماجی اصلاح تھا۔ ناول مرآۃ العروس میں انھوں نے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت واضح کی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ بے جا لاڈ پیار اولاد کے حق میں کس قدر مضر ثابت ہوتا ہے۔ نانی کی حد سے بڑھی ہوئی محبت کے باعث اکبری تعلیم حاصل کر سکی نہ امورِ خانہ داری میں طاق ہو سکی۔ اس کی شخصیت میں چڑچڑا پن، احساسِ برتری اور ضعیف الاعتقادی کے عناصر جمع ہو گئے تھے، جو عمر کچھ سیکھنے اور سمجھنے کی ہوتی ہے وہ اس نے کھیل کود میں گزاری تھی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شادی کے بعد سسرال میں اپنا مقام نہ بنا سکی اور اپنی بد مزاجی کے باعث ساس سسر سے لڑ جھگڑ کر الگ ہو گئی۔ خانہ داری کی سمجھ بوجھ ہوتی تو الگ گھر میں بخوبی گزارا کر لیتی لیکن وہ ایسی نا سمجھ اور بد سلیقہ تھی کہ ایک برس میں بھرا گھر اُجاڑ کر رکھ دیا۔ الگ ہوئی تو برتن، کپڑا، زیور سب کچھ موجود تھا لیکن مال اسباب اور گھریلو سامان کی مؤثر حفاظت و نگہداشت ہی ان چیزوں کی عمر بڑھاتی ہے۔ اکبری میں گھر سنبھالنے اور چلانے کی صلاحیت ہی نہ تھی۔ اس پر طرہ یہ کہ وہ کٹنی کے ہتھے چڑھ گئی۔ بزرگوں نے برسوں کی محنت سے حاصل ہونے والے روپے سے جو زیور بنا کر دیا تھا وہ کٹنی لے اُڑی اور اکبری کچھ بھی نہ کر پائی۔ داناؤں کا یہ قول بالکل سچ ہے کہ ایسی محبت دراصل اولاد سے دشمنی ہوا کرتی ہے جس کے جوش میں تربیت کا پہلو فراموش کر دیا جائے۔ اکبری نانی کی لاڈلی نہ ہوتی اور اسے مناسب تربیت دی جاتی تو اس سے یہ حماقتیں سرزد نہ ہوتیں اور وہ سگھڑ عورتوں کی طرح کامیاب زندگی گزارتی۔

مطابقت

مطابقت کے معنی ہیں مطابق ہونا، موافق ہونا یا برابر ہونا لیکن قواعد کی رُو سے فعل کی اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ، صفت کی اپنے موصوف کے ساتھ اور علامت اضافت (کا، کے، کی) کی اپنے مضاف کے ساتھ نسبت کے بدلنے کو مطابقت کہتے ہیں۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ فعل اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ، صفت اپنے موصوف کے ساتھ اور علامت اضافت اپنے مضاف کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ مثلاً ان جملوں پر غور کیجیے:

ماں چلی گئی۔ بیٹا چلا گیا۔

ماں اور بیٹا دونوں چلے گئے۔ علم انسان کا درجہ بڑھا دیتا ہے۔

علم اور نیک چلنی انسان کا درجہ بڑھا دیتے ہیں۔ لڑکی نے پانی پیا۔

لڑکے نے کہانی پڑھی۔

مزید معروضی سوالات

س: محمد عاقل نے اکبری سے کیا کہا؟

ج: محمد عاقل نے اکبری سے کہا کہ ان دنوں ایک کٹنی شہر میں آئی ہوئی ہے۔ کئی گھروں کو لوٹ چکی ہے۔ تم کسی اجنبی عورت کو گھر میں مت آنے دینا۔

س: مکار جمن اپنے پاس کس قسم کی چیزیں رکھا کرتی تھی؟

ج: بے وقوف عورتوں کو بہلانے پھسلانے کے لیے جمن اپنے پاس تسبیح، خاکِ شفا، زمزمیاں، مدینہ منورہ کی کھجوریں، کوہِ طور کا سرمہ، غلافِ کعبہ کا ٹکڑا، عقیق البحر، مونگے کے دانے، نادِعلی، پنج سورہ اور دُعائیں رکھتی تھی۔

س: اکبری نے جمن سے کیا کچھ خریدا۔

ج: اکبری نے ایک پیسے کا سرمہ اور دو آنے کے عوض نادِعلی خریدا تو کٹنی نے فیروزے کی ایک انگوٹھی تبرک کے طور پر اسے مفت دے دی۔

س: جمن نے لونگیں دیتے ہوئے اکبری سے کیا کہا؟

ج: جمن نے کہا کہ ایک لونگ اپنی چوٹی میں باندھ لو۔ دوسری میاں کی پگڑی یا تکیے میں سی دو۔ اپنے قد کے برابر کلاوہ مجھے ناپ دو تاکہ گنڈا بنوا کر لا دوں۔ یہ لونگیں حج کے سفر کے دوران میں کوہ حبشہ کے شاہ صاحب نے دی تھیں۔

س: محمد عاقل نے جمن سے مال خریدنے کے متعلق کیا خدشہ ظاہر کیا؟

ج: محمد عاقل نے کہا کہ مال ضرور دیکھنا چاہیے لیکن ایسا نہ ہو کہ چوری کا مال ہو۔ پیچھے خرابی پڑے اور ہاں جمن کوئی ٹھگنی نہ ہو۔

س: جمن نے جھوٹے موتی دکھا کر اکبری سے کیا کہا؟

ج: جمن کہنے لگی بیگم کی نتھ کے موتی ہیں۔ ہزار پانچ سو کے ہوں گے۔ جوہری نے دو سو روپے قیمت لگائی ہے۔ تم لے لو۔ میں نے بیگم کو پچاس روپے دیئے ہیں۔ تمہارے پاس نقد نہیں تو پہنچیاں بیچ کر خرید لو۔

س: اکبری کا زیور دیکھ کر جمن نے کیا مشورہ دیا؟

ج: جمن بولی کہ تم نے زیور کو مولی گاجر کی طرح ڈال رکھا ہے۔ دھگدگی میں ڈورا ڈلواؤ۔ زیور میلے ہو گئے ہیں۔ میل سونے کو کھائے جاتا ہے۔ زیور کو اجلواؤ۔

س: زیور لٹنے کی خبر سن کر محمد عاقل نے کیا ردِعمل ظاہر کیا؟

ج: محمد عاقل نے خبر سُن کر سر پیٹ لیا اور بیوی سے کہنے لگا اری! تو گھر کو خاک سیاہ کر کے چھوڑے گی۔ میں تو تجھ کو پہلے سے جانتا ہوں۔

س: جمن نے اکبری کے علاوہ کن عورتوں کا زیور اُڑایا تھا؟

ج: اکبری کے علاوہ جمن نے کنجنی کی گلی میں احمد بخش کی بی بی کا اور روئی کے کٹڑے میں میاں مسیتا کی بیٹی کا زیور بھی بہانے سے اُڑایا تھا۔

س: اکبری کے جہیز کے کپڑوں کا کیا حال ہوا؟

ج: برسات گزر گئی مگر اکبری نے کپڑوں کو دھوپ نہیں دی۔ سردی آئی تو صندوق کھولا۔ اس وقت تک کپڑوں کو دیمک چاٹ گئی تھی اور چوہوں نے کاٹ کاٹ کر سوراخ بنا دیے تھے۔